فعملنا الى غروب الشمس فاعطينا قيراطين قيراطين. فقال اهل الكتابين اى ربنا اعطيت هؤلاء قيراطين قيراطين'و اعطيتنا قيراطا قيراطا و كنا اكثر عملا. قال الله عز و جل: هل ظلمتكم من اجركم من شيء ؟ قالوا: لا. قال: هو فضلي اوتيه من اشاء." (۱)

''تمہاری مدت قیام گزشتہ امتوں کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک کا وقت۔ تورات والوں کو تورات دی گئی' تو انہوں نے عمل کیا۔ یہاں تک کہ جب آدھا دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے اور انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ (قیراط درہم کا بارہواں حصہ ہے) پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی، انہوں نے نماز عصر تک کام کیا' پھر عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن دیا گیا، ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیے گئے۔ اس پر پہلی دو کتابیں والے کہنے لگے: اے ہمارے پروردگار! آپ نے ان کو دو دو قیراط دیے اور ہمیں ایک ایک قیراط، جب کہ ہم نے ان سے زیادہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا کہ میں نے تمہاری اجرت کے معاملہ میں تم پر کوئی ظلم کیا؟ وہ کہنے لگے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بس یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دے دوں۔''

یہ لوگ آخری قوم ہیں مگر اجرت میں مقدم ہیں۔ اور دنیا میں آنے کے لحاظ سے پیچھے ہونے کے باوجود اول ہوں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نحن الآخرون السابقون يوم القيامة ، بيد كل امة اوتوا الكتاب من قبلنا واوتينا من بعدهم) (۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا (نحن الآخرون السابقون يوم القيامة) (۳) ''ہم دنیا میں پیچھے ہونے کے ساتھ قیامت کے دن پہلے ہوں گے۔''

نیز فرمایا: ''ان الجنة حرمت على الانبياء كلهم حتى أدخلها ، و حرمت على الأمم حتى تدخلها أمتي" (۴) ''جنت تمام پیغمبروں کے لئے اس وقت تک حرام کر دی جائے گی جب تک کہ میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام امتوں پر حرام کر دی جائے گی جب تک اس میں میری امت داخل نہ ہو جائے۔''

(جاری ہے)

---

(۱) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب من ادرک رکعة من العصر قبل الغروب ح: ۵۵۸

(۲) صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب حدیث الغار، ح: ۳۴۸۶

(۳) کنز العمال ۲۳۲۰۶ کتاب فضائل الامة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ، دیکھئے فتح الباری ۱/۳۵۴ کتاب الوضوء ح: ۲۳۸، ۲/۳۵۴، ۳۸۲ کتاب الجمعة ح: ۸۷۶، ۸۹۶، ۶/۱۱۶ کتاب الجهاد، ح: ۲۹۵۶، ۶/۵۱۵، ح: ۳۴۸۶، کتاب الایمان و النذور ح: ۶۶۲۴، صحیح مسلم ۶/۱۴۲-۱۴۴ کتاب الجمعة، سنن النسائی ۳/۸۵-۸۷ کتاب الجمعة، سنن ابن ماجه ۱/۱۹۵ کتاب اقامة الصلاة ح: ۱۰۷۹، ۲/۴۴۶ ابواب الزهد ح: ۴۳۴۴

(۴) رواه الطبراني في الأوسط عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دیکھئے امام ابن القیم الجوزی کی کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح ص ۷۷ اور اسی معنی سے قریب امام ابن ماجہ نے سنن ۲/۴۴۵ ابواب الزهد ح: ۴۳۳۹ میں روایت کیا ہے۔ اس کے الفاظ یوں ہیں ''و أرجو أن لا يدخلوها حتى تبوؤوا أنتم و من صلح من ذراريكم مساكن الجنة "

احکام ومسائل قسط: 4

جرابوں پر مسح

ثناءاللہ محمد باقر

شروط مسح :

موزوں اور جرابوں پر مسح کے لئے کچھ شروط احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور کچھ فقہائے مذاہب نے استحسان کے تحت بے احتیاطی کی روک تھام کے مصالح کے پیش نظر بیان کیے ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

1- موزہ یا جراب پہننے سے قبل پاکیزگی کا حصول:

مسح کے لئے شرعی طہارت شرط ہونے پر سوائے داؤد ظاہری کے تمام فقہائے امت کا اتفاق ہے، موصوف کے نزدیک موزہ وغیرہ پہنتے وقت پیر صاف ہوں تو مسح کیا جا سکتا ہے۔(ابن المنذر: الاجماع، فتح الباری، الوضوء، زیر حدیث ۲۰۶)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے "کنت مع النبی ﷺ فی سفر، فأهويت لأنزع خفيه فقال: "دعهما فانی ادخلتهما طاهرتين" **فمسح عليهما** (بخاری، الوضوء، باب ۴۹۔ مسلم، الطهارة) یہ واقعہ غزوہ تبوک اور وقت فجر کا تھا۔(مبارکپوری: شرح بلوغ المرام۔ صحیح ابن خزیمه، ۱۹۳ عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ وابی بکرۃ رضی اللہ عنہ)

2۔ اگر صرف ایک پاؤں دھوکر دوسرا پیر دھونے سے قبل جراب یا موزہ پہن لے:

صورت ہذا میں دو اقوال ہیں:

الأول: اس صورت میں مسح کرنا درست نہ ہوگا۔ البتہ پہلے پہنی ہوئی جراب یا موزے کو وضو ٹوٹنے سے قبل اتار کر پھر پہن لے تو مسح درست ہوگا۔ اس کے قائل امام مالکؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ ہیں۔ علامہ ابن حجرؒ نے اسے جمہور کا قول قرار دیا ہے۔(فتح الباری تحت رقم ۲۰۶۔ المغنی ۱/ ۳۶۲۔ المجموع ۱/ ۵۱۱۔ المحلی ۱/ ۱۲ ۵۔ بدائع الصنائع ۱/ ۸۱) شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ کی ترجیح قدرے جھک کے ساتھ اسی کی طرف ہے۔(فتاوی ارکان الاسلام ص: ۱۴۸) ان حضرات کا مستدل حدیث مغیرہ رضی اللہ عنہ (انی أدخلتهما وهما طاهرتان) ہے۔ مدعا یہ ہے کہ جراب یا موزہ پہنتے وقت وضوء مکمل ہونا ضروری ہے۔

الثانی: دریں صورت مسح کرنا درست ہے۔ اس کے قائل امام ابوحنیفہ، ثوری، داؤد ظاہری، ابن حزم، ابن المنذر اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ ہیں۔

شیخ الاسلامؒ اس موضوع پر بحث ومباحثہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''پھر موزے کو اتار کر دوبارہ پہن لینے میں کونسا فائدہ ہے۔ کیا یہ محض عبث نہیں، اگر کوئی دوسرے سے کہے: میرے اہلخانہ اور سامان کو گھر میں داخل کرو، جب کچھ افراد اور مال گھر میں ہوں تو کیا اسے حکم دیا جائے گا کہ ان سب کو پہلے باہر نکالو پھر اندر بھیج دو!'' (مجموع الفتاوی ۲۱ / ۲۱۰)

لیکن اس امر میں احتیاط کا پہلو ضرور ہے کہ دونوں پیر دھونے کے بعد ہی موزہ وغیرہ پہن لے۔ کیونکہ اس صورت میں مسح کرنے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں۔

3۔ وضوء میں جس جگہ کو دھونا ضروری ہے اسے چھپاتی ہو، بالفاظ دیگر ٹخنوں تک کا ساتر ہو۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ ۱ / ۴۸۱، حافظ صلاح الدین: شرح ریاض الصالحین، باب التوبۃ ح ۱۹) البتہ ٹخنوں تک ساتر جراب میں پھٹن ہو تو وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ محل فرض الغسل کو چھپانے کی شرطیت موزوں پر قیاس ہے۔

4۔ موزے اور جراب باندھے بغیر پنڈلی پر قائم رہیں۔ اس کے قائل امام شافعیؒ اور بعض حنابلہ ہیں (مجموع الفتاوی ۲۱ / ۱۸۴، اصول المنہج الاسلامی، فقہ العبادات ۱۴۸) یہ شرط بھی حدیث نبوی یا کلام صحابہ سے منقول نہیں۔ بعض فقہائے کرامؒ نے استحسانا اور سداً للذریعة وضع کیا ہے۔ شیخ الاسلامؒ فرماتے ہیں: ''ففیه وجهان أصحهما أن يمسح عليه وهذا الشرط لاأصل له في كلام احمدؒ، بل المنصوص عنه في غير موضع أنه يجوز المسح على الجوربين وإن لم يثبتا بأنفسهما'' (مجموع الفتاوی ۲۱ / ۱۸۴)

5۔ موزے یا جرابیں پھٹی ہوئی نہ ہوں: سبب الخلاف اس قسم کی شروط میں یہ ہے کہ احادیث نبویہ میں اس قسم کی کوئی وضاحت یا ذکر نہیں کہ اتنی مقدار میں سوراخ ہو تو مسح جائز ہے اور اتنا ہو تو جائز نہیں۔ موزوں اور جرابوں پر مسح کے قائل علماء میں پھٹی ہوئی جرابوں پر مسح کے جواز یا عدم جواز میں درج ذیل نقطہ ہائے نظر ہیں۔

قول اول: تلوے پر چڑا لگی ہوئی جراب میں اگر تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہو تو مسح جائز نہیں۔ (قدوری باب المسح على الخفين / ۹، بدائع الصنائع ۱ / ۸۵) اسی قول کے قریب سابق مفتی اعظم دیار سعودیہ عربیہ الشیخ عبدالعزیز بن بازؒ فرماتے ہیں کہ جراب یا موزہ تھوڑا سا پھٹا ہوا ہو یا اس میں عرفاً معمولی سوراخ ہو تو یہ قابل معافی ہے۔ (فتاوی برائے خواتین، طہارۃ ۷۶)

قول ثانی: پھٹنے کے باوجود جب تک اس پر ''موزہ'' یا ''جراب'' کا اطلاق ہوتا ہے مسح کیا جا سکتا ہے۔ اس کے قائل امام مالکؒ، ثوریؒ، ظاہریہؒ، ابوثورؒ، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور محدث العصر ناصر الدین البانیؒ وغیرہ ہیں۔ شیخ ابن عثیمینؒ فرماتے ہیں کہ مقصودِ مسح' مکلف پر رخصت اور آسانی ہے۔ لہذا پھٹا ہوا، تازہ، ہلکا، موٹا موزہ وجراب سب برابر ہیں۔ (فتاوی ارکان